

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ان کوتاہیوں پر تنبیہ جو بعض روزہ داروں سے ایام رمضان میں سرزد ہوتی ہیں

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

- ۱- طلوع فجر سے پہلے یا رات ہی میں فرض روزہ کی حتمی نیت نہ کرنا، اگرچہ پورے ماہ رمضان کے لئے ایک ہی مرتبہ نیت کر لینا کافی ہوتا ہے۔
- ۲- اذان فجر کے ساتھ ساتھ یا اس کے بعد تک کھانا پینا جاری رکھنا، اگرچہ کچھ مؤذن حضرات بطور احتیاط وقت سے پہلے ہی اذان دے دیتے ہیں۔
- ۳- طلوع فجر سے گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے سحری کر لینا، جبکہ حدیث میں افطاری میں جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کی خصوصی ترغیب آئی ہے۔
- ۴- بہت سے لوگ کھانے پینے میں فضول خرچی سے کام لیتے ہیں، حالانکہ یہ روزہ کی اصل مشروعیت، کہ بھوک لگنے سے خشوع (فروتنی اور عاجزی) پیدا ہوتا ہے، کے خلاف ہے۔
- ۵- باجماعت نماز کی ادائیگی میں کوتاہی برتنا خصوصاً ظہر اور عصر کی نمازوں میں، وہ یوں کہ غیر ضروری کاموں میں پھنس کر یا سونے کی وجہ سے یا سستی و کاہلی کی بنا پر جماعت سے نماز نہ پڑھنا۔
- ۶- ماہ رمضان کے دن و رات میں، فحش گوئی، گالی گلوچ، گندے مذاق، بناوٹی اور من گھڑنت باتوں، جھوٹ، غیبت اور چغل خوری سے زبان کو محفوظ نہ رکھنا۔
- ۷- گناہ کے کاموں، کھیل و تماشائی، فلم بینی، نیز لائین پیہلی و چیتاں کے حل ڈھونڈھنے میں اور رات کے اندھیروں میں بے مقصد سرگرداں گھومنے پھرنے میں رمضان کے بابرکت اور خیر والے لمحات کو ضائع کرنا۔
- ۸- ماہ رمضان میں جبکہ اعمال خیر مثلاً دعا، اذکار، تلاوت قرآن کریم، نفل نمازیں اور مؤکدہ سنتیں وغیرہ، کی نیکیاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں، ان تمام مذکورہ بالا کاموں میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرنا۔
- ۹- باجماعت نماز تراویح چھوڑ دینا جبکہ امام کے ساتھ اسکی ادائیگی کی ترغیب پر نصوص وارد ہیں کہ جو شخص امام کے نماز تراویح سے فارغ ہونے تک نماز میں شامل رہا، اس شخص کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
- ۱۰- ابتدائے رمضان میں نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کی بڑی بھاری تعداد دیکھنے میں آتی ہے، لیکن رفتہ رفتہ ماہ مبارک کے آخر میں اچھی خاصی کمی واقع ہو جاتی ہے جبکہ رمضان کا آخری عشرہ (آخری دس دن) ابتدائے رمضان کے ایام کے بالمقابل زیادہ اجر و ثواب اور اہمیت کا حامل ہے۔

- ۱۱- رمضان کے آخری دس دن میں قیام اللیل ترک کر دینا جسے خاص اہمیت حاصل ہے، خود نبی کریم ﷺ کے آخری عشرہ میں نماز و دیگر عبادت کے لئے پوری پوری رات بیدار رہتے، اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، عبادت کا خوب اہتمام کرتے اور اپنی تہبند کو بڑی مضبوطی سے باندھ لیتے (یہ بیویوں سے الگ رہنے سے کنایہ ہے)۔
- ۱۲- رمضان کی راتیں شب بیداری میں گزارنا اور فجر کی نماز کے وقت سو جانا، کچھ لوگ تو شب بیداری کی وجہ سے فجر کی نماز کو چاشت کے وقت میں پڑھتے ہیں، درحقیقت یہ اس عظیم فریضہ کی شان میں زبردست کوتاہی ہے۔
- ۱۳- رمضان میں حاجت مندوں کی کثرت کے باوجود ان پر مال خرچ نہ کرنا اور مال میں بخیلی کرنا، حالانکہ اس ماہ مبارک کے ایام میں صدقات و خیرات کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔
- ۱۴- بہت سے لوگوں کا پورے مال کی زکوٰۃ نکالنے سے لاپرواہی برتنا، جبکہ اس کا ذکر نماز و روزہ کے ساتھ وارد ہے یہ اور بات ہے کہ رمضان ہی میں زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔
- ۱۵- بحالت روزہ دعاؤں سے غفلت برتنا، خصوصاً افطاری کے وقت کھانے پینے میں زیادہ مشغول رہنا، حالانکہ اس سلسلے میں حدیث وارد ہے کہ افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔
- ۱۶- رمضان میں اعتکاف کی سنت کو ضائع کر دینا، خاص کر عشرہ اخیرہ میں جبکہ اس کی ترغیب کتاب و سنت میں موجود ہے۔
- ۱۷- بہت سی عورتوں کا دیدہ زیب، زرق برق اور بھڑکیلا لباس پہن کر نیز خوشبو لگا کر مسجد میں آنا حالانکہ اس میں اسبابِ فتنہ موجود ہے۔
- ۱۸- بغیر کسی شرعی ضرورت کے اور بغیر کسی محرم کے اجنبی ڈرائیوروں کے ساتھ رمضان کی راتوں میں بازاروں میں سیر و تفریح کے لئے عورتوں کو سہولتیں فراہم کرنا۔
- ۱۹- عید کی رات اور نمازِ عید سے پہلے عید کے دن میں تکبیر کی سنت کو چھوڑ دینا، نیز ذی الحجہ کے دس دنوں میں تکبیر سے غفلت برتنا جبکہ اس کا حکم قرآن کریم میں آیا ہے۔
- ۲۰- صدقہ فطر میں تاخیر کرنا، جبکہ حدیث اسے عید کے دن نمازِ عید سے پہلے پہلے نکالنے کو واجب قرار دیتی ہے، یہ بھی جائز ہے کہ عید سے ایک یا دو دن پہلے نکال دیا جائے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

یہ فتویٰ اپنے رب کے عفو و درگزر کے محتاج فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین حفظہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے۔

وزراتِ اعلام کی اجازت سے طبع شدہ رقم (۵۴۸۱/م) تاریخ ۲۰/۸/۱۴۱۱ھ

مترجم: ابو فیصل سمیع اللہ نظر ثانی: مشتاق احمد کرمی